اسی زمانہ میں پادری لفرائی
پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لیکر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدے کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا اسلام کی سیرۃ و احکام پر جو اوسکا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام و سیرۃ رسول اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور اونکی سیرۃ جن پر اوسکا ایمان تھا یکساں تھے پس الزامی نقلی و عقلی جوابوں سے ہارگیا مگر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا جملہ عوام کے لئے اوسکے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائی اور اوسکی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جسکا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنیکی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجکو قبول کرلو اس ترکیب سے اونہنے لفرائی کو اس قدر تنگ کیا کہ اوسکو اپنا پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اونہنے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی۔ صفحہ 30

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ۙ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ

ترجمہ:- یہ بڑے مرتبہ کا قرآن ہے جو کتاب الٰہی محفوظ میں محفوظ ہے

M-A-N

قرآن مجید

معجز نمائے عکسی

مترجم بہ دو ترجمہ

ترجمۂ اوّل (لفظی) رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو سب سے پرانے مطبوعہ مترجم قرآن مجید سے صحت کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں میں بلا اختلاف مقبول ہے۔ **ترجمۂ دوم** (با محاورہ) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یہ ترجمہ با محاورہ سلیس اور صحیح ہے نیز تمام تفاسیر کے آخری اور متفقہ قول کے مطابق ہے۔ ہر دو ترجمے مستند اور مقبول عام ہیں۔ **حاشیہ** پر تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، مستدرک حاکم، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب نزول جلال الدین سیوطی اور صحاح ستہ کے خلاصوں اور مطالب سے ایک جامع تفسیر سلیس شستہ اور عام فہم اردو میں صحت اور سند کے ساتھ تحریر ہے۔ جس کی خوبیاں مطالعہ سے ظاہر ہوں گی **صحت**۔ اس کی صحت ہندوستان کے مایۂ ناز علماء و حفاظ نے انتہائی اہتمام سے فرمائی۔ **طباعت** یہ قرآن مجید اس سے قبل کئی بار معمولی طریقہ پر چھپ کر مقبول عام ہو چکا ہے۔ لیکن اس مرتبہ ہم نے خاص اہتمام سے فوٹو کے ذریعہ آفسٹ مشین (خاص فوٹو چھاپنے کی مشین) پر شائع کیا ہے۔ نیز حاشیہ بھی ہاتھ کے بجائے آفسٹ مشین پر ہی چھپی ہے

(بہ اجازت مولوی نور محمد)

کتب خانہ رشیدیہ - دہلی

نے شائع کیا

حنفی ہو سکتے تھے نہ شافعی بلکہ اُن سے قطعی خارج اور اُن کا یہ کل کام غلط تھا پس اسکا علاج مولوی نذیر حسین نے اپنی عمر کے آخری ثلث میں یہ سوچا کہ لوگوں کو مذاہب اربعہ ہی سے برگشتہ کیا جائے کہ برگِشت گیرتا بہ تپ راضی شود۔ اور یہ کہا جاتے کہ نئے سرے سے حدیث سے مسائل نکالو اور اُن پر عمل کرو پس مولانا نے اس مہم پر فتح پانے کے خیال سے مندرجہ بالا علماء و نیز تمام قدیم علماء کے مسلک کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے شاگردوں کو یہ ہدایت کرتے رہے کہ قدیم بزرگوں کی تحقیق کی قرآن و احادیث کو ضرورت نہیں ہے تم خود حدیث پر غور کر کے مسائل نکال کر عمل کرو اس ترکیب سے انھوں نے اہل حدیث کی ایک نئی قسم کی الگ جماعت کھڑی کر لی تاکہ وہ خاص طور پر بدعات کو روکنے کی کوشش کرے مگر ان کے بعد اونکے شاگرد یعنی اس جماعت کے عالم مولانا کے اصل مطلب کی حد پر قائم نہ رہے بلکہ ضد بحثی میں آ کر بے فائدہ فروعی مسائل میں جھگڑے اٹھایا اور غلو سے کام لیکر اور جاہل مسلمانوں کی ایک کافی جماعت الگ کر کے اون کے دل میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بغض قائم کیا۔ اور جیسا کہ خارجی دوسرے مسلمانوں کو یہ کہکر کافر بنایا کرتے تھے کہ یہ خدا اور رسول کو نہیں مانتے بلکہ علیؓ و معاویہؓ کو مانتے ہیں ایسا ہی ان کے بعض عالم غلو میں آ کر اور غلط راستہ اختیار کر کے اپنی جاہل جماعتوں کو سبق پڑھانے لگے کہ یہ دوسرے مسلمان سب مشرک ہیں کہ یہ خدا اور رسولؐ کے مذہب کو نہیں بلکہ ابو حنیفہ و شافعی کے مذہب کو مانتے ہیں اور یہ اصل بات اون پر ظاہر نکی کہ مسلمان ابو حنیفہ و شافعی کو اگر مانتے بھی ہیں تو قرآن و احادیث کے مطالب کو سمجھانے کے لئے بطریق استاد مانتے ہیں پس اس غلو و زیادتی کی وجہ سے اس جماعت کے بعض لوگ راہ راست سے ہٹ گئے کیونکہ یہ غلط بیانی غیر قابل معافی گناہ ہے بلکہ ان کے بعض عالموں نے یہانتک غلو سے کام لیا کہ اپنی جاہل جماعتوں کے دل میں بعض بزرگان دین و ائمہ کی برائی جما دی اور یہ خیال نہ کیا کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی بدولت رافضی اپنے چہروں سے الگ پہچانے جاتے ہیں کہ دینداری غلط بیانی سے ہاتھ نہیں لگتی جس زمانہ میں مولانا نذیر حسین ایسے خیالات کے درپے تھے اوسی زمانہ میں تین صاحب ور بھی تھے اور ہر ایک نے دیکھا دیکھی الگ الگ راستہ اختیار کیا یعنی مولوی سر سید احمد خاں نے قرآن کو نیچر (ظاہری خود ساختہ عقلیات) کی طرف لانے کی کوشش کی اسکے لئے ایک ناتمام تفسیر بھی لکھی یہ صرف اسلئے تاکہ علیگڈھ کالج کے لڑکوں کو اپنے خیال کے مطابق قرآن کے مضامین سمجھا سکے۔ اسکے پیرو نیچری کہلائے اور پھر اوسنے اسی طرز جدید پر توریت و انجیل کی تفسیر بھی لکھی۔ اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی پنجابی اول اہلحدیث بن گئے اور جب دیکھا کہ لوگ احادیث میں اختلاف کرتے ہیں تو اپنی بدبختی سے تمام احادیث و کتب شرع سے انکار کر کے کہا کہ صرف قرآن پر غور کرنا اور اوس سے مسائل برآمد کرنا کافی ہے اوسکے پیرو اہل قرآن کہلاتے۔ اسی زمانہ میں پادری لفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لیکر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آیندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا اسلام کی سیرۃ و احکام پر جو اوسکا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکام اسلام و سیرۃ رسولؐ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور اونکی سیرۃ جن پر اوسکا ایمان تھا یکساں تھے پس الزامی و نقلی و عقلی جوابوں سے ہار گیا مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا جملہ عوام کے تئے اوسکے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائی اور اوسکی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جسکا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰؑ کے آنیکی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجکو قبول کر لو اس ترکیب سے اوسنے لفرائی کو اس قدر تنگ کیا کہ اوسکو اپنا پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اوسنے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی مگر اس کامیابی کے بعد دو سبب سے وہ اس عقیدہ پر جم گیا اول اس وجہ سے کہ کہیں پادری دوبارہ حملہ نہ کر دیں اور انکار کے بعد جو مجکو دوبارہ دعوی کرنا ہو گا تو وہ مصنوعیت پر محمول ہو کر بے کار ثابت ہو گا دوم اس وجہ سے کہ اس کامیابی کی وجہ سے جدید انگریزی تعلیم یافتہ اور ظاہری قومی تعمیر کے دلدادہ مسلمانوں کی ایک جماعت اوسپر ایمان لا کر قادیانی ہو گئی تھی جو اوسکی ایسی عزت کرتی تھی جیسا کہ چاہیے اسوجہ سے وہ مرتے دم تک اس عقیدہ پر جما رہا اور قرآن و احادیث کی نامناسب طور پر تاویل کرتا رہا۔ یہ چار صاحب اب فوت ہو کر دوسرے جہاں میں پہنچ چکے ہیں جس جس نیت سے انھوں نے یہ کام کیا ہو گا وہ اللہ پر روشن ہے اور اوسی کے قبضہ میں انکا حساب ہے مگر انکی بدولت اتنا ضرور ہوا کہ جاہل مسلمانوں کی جماعتیں بلا ضرورت متفرق ہو گئیں۔ کاش وہ ایسا نکرتے کیونکہ اپنے مخالفین کو سمجھانا یا جواب دینا صداقت کو اپنے قبضہ میں رکھتے ہوئے بھی ہو سکتا تھا جیسا کہ قرآن میں صداقت کو اپنے قبضہ میں رکھتے ہوئے لوگوں کو سمجھانے کے راستے خدا نے بتائے ہیں ؎ خلاف پیغمبر کسے رہ گزید٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ۔ سعدی

پادری لفرائی مع اپنی جماعت کے ہندوستان میں رہ کر بارہ سال تک مختلف مذاہب سے مناظرہ کرتا رہا۔ مولوی غلام احمد قادیانی نے تو اپنا پہلو بدل کر اوسکو اور اوسکی کل جماعتوں کو عاجز کر دیا مگر ہندو اوسکے حملوں سے کچھ پریشان سے ہو گئے اور اوسنے بہت سے شریف خاندان تک کے ہندوؤں کو عیسائی بنا لیا کیونکہ اس مذہب کے چار وید اور ۱۸ پوران جن سب کو وہ حق اور برہما (نام دیوتا) کے منہ سے نکلے ہوئے بتاتے ہیں یہ سب اشلوکوں و منتروں (اشعار) کے مجموعے ہیں جنمیں سے بعض میں اخلاق کی درستی و سنیاس اور جوگ (ترک دنیا روحانی حالت کی درستی) لوگوں کے ساتھ انصاف جیسے عمدہ مضامین بھی ہیں مگر ان میں اوس زمانہ کے شاعروں نے اوس زمانہ کی تہذیب کے مطابق اپنی دیہاتی زندگی کا خاکہ بھی بیان کیا ہے اور کہیں دیوتاؤں اور اوتاروں سے نفع و نقصان کی امید اور اونکی مورتیوں کی پرستش اور پھر انتظام عالم پر اونکی آپس میں خوفناک لڑائیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور وید کے منتروں (اشعار) میں سورج۔ چاند۔ اگنی (آگ) ابر۔ پانی۔ دریا درخت وغیرہ دیوتاؤں کی تعریف و پرستش کا بیان ہے اور گھوڑے۔ گائے۔ اور انسان وغیرہ کی یگ (قربانی) کی تاکید و ثواب کا بیان ہو کہ جو ایسا کرے گا وہ بڑا مالدار اور دشمن پر فتح پائے گا اور کہیں گانے بجانے اور غیروں کے مقابلہ اپنی مویشیوں کی تعریف اور اُن کے لئے عمدہ چراگاہوں کی دستیابی کی آرزو اور ایک دوسرے سے مویشیوں کے چرانے کا بیان ہے۔ دیوتا اونکے یہاں تین قسم کے تھے از قسم انسان جیسے برہما۔ مہادیو۔ بشن پیدا کرنا۔ مارنا اور رزق دینا بالترتیب ان کا کام خیال کرتے تھے مگر بوجہ چندر برہما کی عبادت نہیں کرتے اور سب سے زیادہ مہادیو اور اس سے کم بشن کی عبادت کرنے کو لکھا ہے اور از قسم ملائکہ جیسے جم راج (جس کے آگے مردوں کی روحیں پیش ہوتی ہیں پھر وہ اونکو سورگ (جنت) یا نرک (دوزخ) وغیرہ میں روانہ کرتا ہے) اندر جو جنت کا راجہ ہے اور ابر کا راجہ بھی اسی کو خیال کرتے تھے جو ابر میں گرج کرا کے آنے کی خبر دیتا ہوا پھر بارش برساتا ہے وغیرہ وغیرہ اس قسم کے اور بہت سے دیوتا ہیں اور شیطان کو دیت کہتے تھے ان ظاہری اسباب کی تعریف و پرستش کے سوا خدا کے مختار کل ہونے یا ہر چیز کے وجود وفنا اوسکی مرضی و قدرت پر موقوف ماننے یا اوسکی خالص عبادت یا انسان سے خدا کا براہ راست تعلق کا بیان ان میں نہیں ہے اور انکی کتابوں میں سورگ (جنت) نرک (دوزخ) اور اُن میں مرنے کے بعد انسان کے داخلہ کا صاف ذکر ہے مگر یہ داخلہ خدا کی عبادت یا مہربانی یا اوسکی ناراضگی سے نہیں بلکہ دیوتاؤں کی عبادت و مرضی و تدبیر پر موقوف بتایا ہے اسوجہ سے بجائے خدا دیوتاؤں کی عبادۃ کو لکھا ہے اور یہ بھی لکھا کہ ہم مرتبہ خدا زمین پر انسانی و دیگر جانداروں کی صورت میں آ چکا ہے جسکو وہ اوتار بتاتے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ راجہ رامچندر جی کے جسم میں انسانی روح نہ تھی بلکہ خدا تھا اور نیز یہ کہ خدا مچھلی اور کچھوے اور سنر کرشن جی وغیرہ کی صورتوں میں آ چکا ہے ان کا یہ عقیدہ بالکل ایسا تھا جیسا کہ عیسائیوں کے ایک فرقہ کا ہے کہ خدا عیسیٰؑ کی انسانی صورت اختیار کر کے زمین پر آیا۔ قرآن میں خدا فرماتا ہے کہ ہر مقام پر ہم نے پیغمبروں کو بھیجا مگر بعد میں اون لوگوں نے اوس پیغمبر کے دین کو اپنے خیالات کے ملانے سے بگاڑ دیا اور حدیث میں ہے کہ ۱۲۴۰۰۰ پیغمبر آ چکے ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ قدیم زمانے میں نہ چھاپے خانے تھے اور نہ تحریر کا رواج تھا تاکہ اونکی ہدایات قلم بند ہو کر محفوظ ہوتی بلکہ حضرت موسیٰؑ سے قبل جس قدر پیغمبر گزرے ہیں اونکی ہدایات زیادہ تر زبانی طور پر ہوا کرتی تھیں۔ ہندو مذہب کے بعض